ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بحسن توفیق خداوند انام درین ایام کتاب نافع اہل اسلام یعنی نسخہ رشیقہ

رسالہ عقیقہ

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

حسب استدعای عزیز القدر حافظ محمد عبدالستار خان صاحب سلمہ اللہ الوہاب

در مطبع نظامی واقع کانپور محلہ پٹکاپور مطبوع گردید ۱۲۹۸ھ

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ
تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا وشاکرًا للہ جل وعلا ومصلیًا ومسلمًا علی رسولہ محمد المصطفی وعلی
آلہ الذین ارتضی واصحابہ الذین اجتبی یہ خمول وگمنام محمد نظام اس رسالے کے مطالعہ
فرمانے والونکی خدمت مین بعد سلام سنۃ الاسلام کے یہ عرض کرتا ہی کہ اس عرصے مین ایک
رسالہ عقیقے کے بیان مین مولوی تراب علی صاحب کی تالیف کا اونھون نے بہت سی کتابون سے
تلاش کر کے لکھا تھا جنکی تفصیل یہ ہے مشکوۃ المصابیح ومرقاۃ المفاتیح وحصن حصین وظفر جلیل
وحرز ثمین ومواہب لدنیہ وفتاوای قاضی خان وشرح سفر السعادت وترجمہ مشکوۃ شیخ عبد الحق
وفتاوای مجمع البرکات وتحفۃ المشتاق فی احکام النکاح والصداق مولانا حسن علی لکھنوی کی تصنیف
وشرح مقدمہ امام عبد اللہ بن عبد الرحمن شافعی کی تصنیف ورسالۂ حقیقۃ العقیقہ وشرعۃ الاسلام
ومفاتیح الجنان وعینی وتفسیر زاہدی ومفتاح النجاۃ وجامع الشتی وجامع صغیر سیوطی وغیرہ
اس خاکسار کی نظر سے گذرا چونکہ رسالۂ مذکورہ زبان فارسی مین تھا بلکہ اکثر روایات عربیہ کا
ترجمہ بھی نہ تھا اور اکثر مسلمانون کو ان مسائل کی حاجت پڑا کرتی ہی سو علما سے پوچھا کرنے مین
تو بعضے مقام پر عالم میسر نہین ہوتا پھر اگر عالم ملا تو کبھی یون ہوتا ہی کہ اوسکے پاس
کتاب نہین ملتی اور مسائل یاد نہین ہوتے لہذا یون بہتر معلوم ہوا کہ اسکو اردو مین لکھ دیا

تاکہ تھوڑا پڑھا آدمی بھی اسکو سمجھ لیوے اور نئی پڑھون کو سمجھا دیا کرے سو یہ ترجمہ سنہ بارہ
سو ساٹھہ ہجری مقدسہ نبوی علی ہاجرہا الصلوٰۃ والسلام مین لکھا گیا اور اسمین جو مطلب مؤلف نے حاشیے
پر لکھا تھا اوسکو مع ترجمہ حاشیے ہی پر لکھا تاکہ اصل کتاب کی مطابقت نہ فوت ہو اور بعضا مطلب
جو کسی اور کتاب مین نظر پڑا وہ بھی اسمین داخل کیا اور اسکا نام اَلتُّحْفَۃُ الْاَنِیْقَۃُ تَرْجَمَہْ
عُجَالَۃِ الدَّقِیْقَۃِ فِیْ مَسَائِلِ الْعَقِیْقَۃِ ہے اور بجای بابون کے اسمین چار دقیقے ہین پہلا
دقیقہ عقیقے کی لفظ کے معنی کے بیان مین جاننا چاہیے کہ عق کی لفظ جو عین کے زبر اور قاف کی
تشدید کے ساتھ ہے اسکے معنی لغت مین پھاڑنا اور لڑکے کی طرف سے قربان کرنا اوسکے پیدا ہونے سے
پہلے ہفتے مین اور ماں کے پیٹ کے بال جو لڑکے کے سر پر ہوتے ہین دور کرنا اور عقیق جو امیر کے
کے وزن پر ہے اور عِقّہ عین کے زیر اور قاف کی تشدید کے ساتھ اور عقیقہ سفینہ کے وزن پر انسان
اور حیوانکے بچے کے بال اور عقیقے کے معنی اونٹ کے بچّے کے بال کے بھی ہین اور بکری مینڈھا
پہلے جو ہفتے مین لڑکے کے لیے قربان کرین یہ مضمون قاموس اور صراح کا ہے اور سفر السعادۃ کی شرح
مین ہے کہ ابو عبیدہ اور اصمعی وغیرہ علما کے نزدیک مختار یہ ہے کہ عقیقہ اصل مین اون بالون کا نام ہے کہ جو پہلے
لڑکے کے سر پر جمتے ہین اور پیدا ہونیکے وقت موجود ہوتے ہین اور اون بالون کا نام عقیقہ اسواسطے
رکھا کہ عق کے معنی پھاڑنا اور یہ بال گوشت اور چمڑا پھاڑ کے نکلتے تھے ہین پھر اب مجازاً اوس
جانور کا نام عقیقہ رکھدیا جو لڑکے کے لیے ذبح ہوا اسواسطے کہ لڑکے کے سر کے بال اس جانور کے
ذبح کا سبب ہین تو اس سبب سے سبب کا جو نام تھا وہ مسبب کا ٹھہرایا سو اب یہ مجازی معنی ایسے
مشہور ہوگئے کہ عقیقے کی لفظ بولتے ہی جھٹ پٹ وہ جانور ہی بوجھا جاتا ہے اور ابن عبد البر نے
نقل کی ہے کہ امام احمد نے اس معنی کا انکار کیا اور کہا کہ عق کے معنی قطع کے ہین چنانچہ ماباپ جب
اولاد سے قطع کرتے ہین تو اوسکو عقوق والدین بولتے ہین اور ذبح کے معنی گردن کی رگ کاٹنا
تو عقیقے کے معنے ذبیحہ ٹھہرے عام لفظ کا استعمال خاص مین کیا تحفۃ العقیقہ مین مفاتیح الجنان سے
نقل کر کے لکھا ہے وَهِيَ اَيِ الْعَقِیْقَۃُ الشَّاۃُ الْمَذْبُوْحَۃُ عَلٰی وِلَادَۃِ الْمَوْلُوْدِ مِنَ الْعِقَّۃِ بِالْکَسْرِ

وھی الشعر الذی تولد علیہ مولود من الناس والبھائم ثم سمیت الشاۃ بہا
لذبحہا عند حلقہ فی الیوم السابع کذا فی مختار الصحاح وفی عقد اللآلی العقیقۃ
ھی ان تذبح شاۃ عند حلق اذی علی الولد سبعۃ ایام وفی المرقاۃ نقلا عن المغرب
العق الشق ومنہ عقیقۃ المولود وھی شعرہ لانہ یقطع عنہ یوم اسبوعہ وبھا
سمیت الشاۃ التی تذبح عنہ وفی شرح المقدمۃ العقیقۃ لغۃ شعر راس المولود
وشرعا ما یذبح عند حلق شعرہ وفی شرح الاوراد العقیقۃ اصلہا الشعر الذی
یکون علی راس الصبی حین یولد وانما سمیت الشاۃ التی تذبح عنہ فی تلک الحال
عقیقۃ لانہ یحلق عنہ ذلک الشعر عند الذبح ویسمی الشیء باسم غیرہ اذا
کان مجاورا لہ خلاصہ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ عق کے معنی پھاڑنا اور عقیقہ اون بالونکو
کہتے ہین کہ لڑکا اونکو لیے پیدا ہوتا ہی پھر اب جو بکری اون بالونکے مونڈنیکے وقت ذبح ہو
اوسکا نام عقیقہ رکھدیا دوسرا دقیقہ اسمین دو نکتے ہین پہلا نکتہ اسمین وہ حدیثین ہین جنمین
عقیقے کی فضیلت ہی سو سنا چاہیے کہ صحیح بخاری مین سلمان ضبی کے بیٹے سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مع الغلام عقیقۃ فاھریقوا عنہ دما وامیطوا عنہ الاذی یعنی لڑکے
کے ساتھ عقیقہ ہی سو لڑکا وا وسکی طرف سے خون اور دور کرو وسے ایذا کی چیز کذا فی المرقاۃ امیطوا عنہ
الاذی ای بحلق شعرہ وقیل بتطہیرہ عن الاوساخ التی تلطخ بہ عند الولادۃ وقیل
بالختان وھو حاصل کلام الشیخ تورپشتی یعنی مرقات مشکوۃ کی شرح مین ہی کہ ایذا کی
چیز دور کرنیسے لڑکے کے سر کے بال منڈوانا ہی اور بعضونکے نزدیک اوسکے تولد کے وقت کی آلایش
پوچھنا اور پاک کرنا اور بعضونکے نزدیک اوسکا ختنہ کرنا اور یہی شیخ تورپشتی کا مذہب ہی اور
ابوداود نے ام کرز رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ لا یضرکم ذکرانا کن او اناثا یعنی
لڑکا پیدا ہونے مین دو بکریان چاہیین اور لڑکی مین ایک اور اسمین کچھ تمہارا نقصان نہین

کہ مذکر ہون یا مونث اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی یہ سب مشکوٰۃ مین ہی اور انس بن مالک نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا لیکن حدیث کی شرح کرنے والون نے لکھا ہی کہ اس حدیث کی اسناد مین ضعف ہی اور جامع الاصول مین ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے سمرۃ بن جندب سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهٖ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ یعنی ہر ایک لڑکا اپنے عقیقے پر گرو ہی کہ ساتوین دن اوسکے پیدا ہونے سے ذبح ہو اور اوسکا نام رکھا جاوے اور اوسکے سر کے بال مونڈے جاوین جاننا چاہیے کہ مرتہن کی لفظ جو حدیث مین ہی اوسکے معنی مرہون کے ہین اسواسطے کہ مرتہن اوسکو کہتے ہین جو اپنے پاس چیز گرو رکھے اور جو چیز گرو رکھی جاوے اوسکو مرہون اور رہن اور رہینہ کہتے ہین اس مقام پر ایک سوال ہی جواب کے قابل وہ یہ ہی کہ باوجودیکہ لڑکا عاقل بالغ مکلف نہین کہ اوسپر احکام شرع جاری ہون اور عقیقہ کرنے مین ثواب اور ترک مین مواخذہ ہو پھر یہ جو حدیث مین فرمایا کہ ہر ایک لڑکا اپنے عقیقے پر گرو ہی اسکا کیا مطلب تو اس سوال کا جواب کئی طور پر ہی اول یہ کہ امام احمد حنبل نے اس حدیث کے معنی یون بیان کیے کہ عقیقے کی تاکید اور رغبت اور نکرنے پر وعید سے مراد یہ ہی کہ اگر لڑکے کا عقیقہ نکرین اور وہ لڑکا لڑکپن مین مرجاوے تو قیامت کے دن اپنے ماباپ کی شفاعت نکریگا تو جیسے گرو کی چیز بند ہوتی ہی اور اوس سے فائدہ لینا منع ہوتا ہی ویسا ہی لڑکے کی شفاعت بند اور ممنوع ہوئی ماباپ کے حق مین اور رہن کے معنی لغت مین حبس اور منع کے ہین طیبی نے لکھا ہی کہ تعجب نہین کہ امام احمد نے یہ معنی صحابہ اور تابعین سے سنے ہون اور وہ خود بڑے مجتہدون مین ہین تو ہمکو لازم ہی کہ اونکا قول مانین اور اونکے حق مین نیک گمان کرین اور شیخ تورپشتی نے اس معنون مین خلل نکالا ہی کہ حدیث کی لفظ سے ہرگز یہ معنی نہین بوجھے جاتے بلکہ اسمین جو فرق ہی سو بڑے لوگ ور کنار ادنی آدمی جان سکتا ہی اور یہ کہنا کہ امام احمد نے یہ معنی صحابہ اور تابعین سے سنے ہونگے یہ تو ایک ترغیب کی بات بیان کرنا ہی جسکی کچھ سند نہین اور اونکا

قول مان لینا اونکے مقلدون کو چاہیے مجتہد جو خود محقق ہو وہ کیون مانے فی شرح المشکوٰۃ
معناه ما ذهب اليه احمد انه اذا لم يعق عنه لم يشفع في والديه يوم القيمة وفي
مرقاة المفاتيح نقلا عن شرح السنة قد تكلم الناس على اقوال واجودها
ما قاله احمد بن حنبل معناه انه اذا مات طفلا ولم يعق عنه لا يشفع في
والديه وروي عن قتادة انه يحرم شفاعتهما وقال لا ريب في ان الامام
احمد بن حنبل رح ما ذهب الى هذا القول الا بعد ما اخذه من الصحابة والتابعين
على انه امام من الائمة الكبار يجب ان تتلقى كلامه بالقبول ويحسن الظن به انتهى و
فيه ان الحكم بتلقي هذا المعنى من الصحابة والتابعين من علم الغيب وان وجوب
قبول كلامه انما يكون بالنسبة الى مقلديه لا بالنسبة الى العلماء المجتهدين الذين
خرجوا عن ربقة التقليد ودخلوا في مقام تحقيق الادلة والتاويل اس عبارت کا مطلب
وہی ہی جو اوپر لکھا گیا اور دوسرا جواب یہ ہی کہ اس حدیث کے معنی یہ ہین کہ جبتک لڑکے کا
عقیقہ نہو جاوے تب تک اوسکا نیکیان حاصل کرنا اور آفتون سے بچنا اور اچھی اچھی صفتین اوس مین
جمع ہونا بند اور موقوف رہتا ہی تیسرا جواب یہ ہی کہ لڑکے کا ایسا حال ہی جیسے کوئی چیز گرو ہوتی ہی کہ
جبتک اوسکے عوض کا مال نہ دے تو تب تک اوس سے نفع لینا درست نہین ہوا ایسے ہی
لڑکے کا جبتک عقیقہ نکرو تب تک اوس سے پورا فائدہ نہین ہوا سوا اسکے کہ اولاد اللہ تعالی کی جناب سے
ایک نعمت عنایت ہوتی ہی سو اوسکا شکر واجب ہی یہ معنی حدیث کے شیخ تورپشتی نے اختیار کیے اور یہی شرح
سفر السعادۃ مین شیخ عبد الحق نے لکھا ہی افادہ مولانا علی القاری رح فی شرحہ للمشکوٰۃ
ويحتمل انه اراد بذلك ان سلامة المولود ونشوه على النعت المحبوب بالعقيقة وقال
الشيخ التوربشتي معنى الحديث ان الطفل كالشيء المرهون لا يتم الانتفاع والاستمتاع
به دون فكه والنعمة انما تتم على المنعم عليه لقيامه بالشكر وطريقة الشكر في هذه
النعمة ما سنه النبي صلى الله عليه واله وسلم وهو ان يعق عن المولود شكرا لله تعالى

وتطلبًا لسلامۃ المولود یہ عبارت مرقات شرح مشکوٰۃ کی ہے اس کا حاصل مطلب یہ ہے کہ
لڑکا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے اوسکا شکر ادا کرنا چاہیے اور اوس نعمت کا شکر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ ثابت ہوا ہے کہ اسمین اللہ کا شکر اور لڑکے کی سلامتی کی طلب ہے

دوسرا نکتہ اس اختلاف کے بیان مین کہ لڑکی لڑکا دونون کا عقیقہ برابر ہے یا مختلف مطلب
کہ لڑکی لڑکا دونون کے لیے ایک ایک بکری چاہیے یا یہ کہ لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک
بکری درکار ہے سو اکثر علما کے نزدیک مختار یہ ہے کہ لڑکا ہو تو دو اور لڑکی کے تولد مین ایک بکری
ذبح کرین اور اسی پر اہل علم عمل کرتے رہے یہی مذہب بہت قوی اور ٹھیک ہے اسواسطے کہ یہ
حدیث جو اوپر گذری کہ عن الغلام شاتان یعنی لڑکا ہو تو دو بکریان ذبح ہون بہت قوی
اور صحیح ہے بہت سے بڑے بڑے صحابہ اسکے راوی ہین چنانچہ ترمذی سے نقل ہے کہ اس مقدمے
کی حدیث کی روایت حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ اور اُم کرز و بریدہ و سمرہ و ابوہریرہ و عبداللہ
بن عمرو انس و سلمان بن عامر اور ابن عباس ایسے ایسے اکابر اصحاب رضی اللہ عنہم نے کی ہے اور
اُم کرز کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعضے عالم کہتے ہین کہ لڑکی لڑکا دونون برابر ہین ہر ایک سے ایک بکری
ذبح کرین چنانچہ یہ مضمون حقیقۃ السنیۃ مین موجود ہے اَمَّا عَدَدُ الشَّاۃِ فَفِی الْحَدِیْثِ عَنِ الْغُلَامِ
شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ وَبِہٖ قَالَ جَمْعٌ وَمِنْھُمُ الشَّافِعِیُّ وَسَوّٰی قَوْمٌ بَیْنَ الْغُلَامِ
وَالْجَارِیَۃِ عَنْ کُلٍّ شَاۃٌ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکٍ اھ بعضے علما ایک بکری ذبح کرنے مین حدیثون کی
سند لاتے ہین پہلی حدیث یہ ہے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ شَاۃً وَ
قَالَ یَا فَاطِمَۃُ احْلِقِیْ رَاْسَہٗ وَتَصَدَّقِیْ بِزِنَۃِ شَعْرِہٖ فِضَّۃً فَوَزَنَّاہُ فَکَانَ وَزْنُہٗ دِرْھَمًا
اَوْ بَعْضَ دِرْھَمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاِسْنَادُہٗ لَیْسَ
بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ لَمْ یُدْرِکْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ کَذَا فِیْ مِشْکٰوۃِ
الْمَصَابِیْحِ یعنی امام محمد باقر امام زین العابدین کے بیٹے امام حسینؓ کے پوتے نے علی بن

ابی طالب رضؓ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن کا
عقیقہ ایک بکری سے کیا اور حضرت فاطمہ زہراؓ کو فرمایا کہ اسکا سر مونڈوا اور
بالون بھر چاندی خیرات کر سو تولے سے ہمنے وہ بال تو ایک درہم بھر نکلے اور بیان
راوی کو شک ہی کہ حضرت علیؓ نے ایک درہم بھر فرمایا یا کچھ کم یا اسکو حضرت علیؓ نے تخمیناً فرمایا ہو
اصل حال خدا جانے اس حدیث کے راوی ترمذی ہین اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن
غریب ہی اور اسکی اسناد متصل نہین اسواسطے کہ امام محمد باقر نے حضرت علیؓ کو نہین پایا
یہ مضمون مشکوۃ کا ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ عقیقہ لڑکی کا ایک بکری
ہی فِی الْمِرْقَاۃِ نَقْلًا عَنْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اِخْتَلَفُوْا فِی التَّسْوِیَۃِ بَیْنَ الْغُلَامِ وَالْجَارِیَۃِ
فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلَی التَّسْوِیَۃِ بَیْنَھُمَا بِاَنْ یُّعَقَّ عَنْ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا شَاۃٌ وَّاحِدَۃٌ
بِھٰذَا الْحَدِیْثِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ یُعَقُّ عَنِ الذُّکُوْرِ وَالْاِنَاثِ شَاۃٌ شَاۃٌ وَمِثْلُہٗ
عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ زُبَیْرٍ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکٍ یعنی مرقات مین شرح السنہ سے نقل کیا ہی
کہ لڑکا لڑکی کی برابری مین عالمون کا اختلاف ہی سو ایک گروہ تو برابری کی طرف گئے
ہین اور اونکی دلیل یہ حدیث ہی کہ ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ مذکر اور مونث کے عقیقے مین
ایک بکری ذبح کی جاوے اور ایسی ہی عروہ بن زبیر سے روایت ہی اور یہی امام مالک
کا قول ہی اور دوسری حدیث یہ ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ کَبْشًا کَبْشًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ
وَعِنْدَ النَّسَائِیِّ کَبْشَیْنِ کَبْشَیْنِ کَذَا فِی الْمِشْکٰوۃِ یعنی ابن عباس نے روایت کی کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کا عقیقہ ایک ایک دنبے
سے کیا اور نسائی کی روایت مین دو دو دنبے ہین اور ان دونون حدیثون کا علمانے
کئی وجہ سے جواب دیا ہی پہلی وجہ یہ کہ حضرت حسنینؓ کے عقیقے کا حکم اوپر گزری
حدیث سے منسوخ ہوگیا اسواسطے کہ حضرت امام حسنؓ کا تولد جس سال جنگ احد واقع

ہوئی اوسی سال ہوا اور اوسکے دوسرے برس امام حسینؑ پیدا ہوے اور ام کرز کی حدیث ہجری
کے چھ برس بعد جس سال جنگ حدیبیہ پیش ہوئی تب کی ہی اور یہ بات ظاہر ہو کہ پچھلی
حدیث پہلی کی ناسخ ہوتی ہی تو یہ سند ٹھیک نہوئی دوسری وجہ یہ کہ پیغمبر کا قول پیغمبر کے فعل سے
زیادہ قوی اور پوری دلیل حکم کی ہی کیونکہ فعل کبھی حضرت کو خاص ہوتا ہی اور کسیکو ویسا کرنا
درست نہین ہوتا بخلاف قول کے کہ اوسمین کسی شخص کی خصوصیت کا احتمال نہین مگر ہان
جب حضرتؐ خود کسی کو خاص کردین تو وہ بات جدی ہی تیسری وجہ یہ کہ پیغمبر کے فعل سے
فقط اتنی بات ثابت ہوتی ہی کہ یہ کام جائز ہی برا نہین اور قول سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ کام مستحب ہی
اسواسطے کہ شارع جس کام کا حکم کرے اوسکا کم سے کم درجہ یہ ہی کہ مستحب ہو چوتھی وجہ یہ کہ
اللہ تعالی نے مرد کو عورت پر بڑائی دی ہی چنانچہ میراث مین مرد کا حصہ عورت سے دونا مقرر کیا
اور ایک مرد کی گواہی دو عورتون کے برابر ٹھیرائی اور نماز مین عورت کی امامت درست نہین
عورت کو ملک کی حکومت اور امامت کا حکم نہ کیا تو ضرور ہوا کہ عقیقے مین بھی مرد عورت مین فرق کچھ
امتیاز ہو اور یہ فرق دو ہی طور سے ہو سکتا ہی ایک یہ کہ لڑکے کے لیے عقیقہ ہو اور لڑکی کے
لیے نہو جیسے مرد کی امامت درست ہی عورت کی نہین دوسرے یہ کہ لڑکے کے تولد مین دو
بکریان ذبح ہون اور لڑکی کے تولد مین ایک ذبح ہو سو پہلا طور تو ہو نہین سکتا اسواسطے کہ لڑکی
کے عقیقے کے مقدمے مین حدیثین موجود ہین تو باقی رہا دوسرا طور تو اس تقریر سے ثابت ہوا
کہ جن حدیثون مین لڑکے کے تولد مین دو بکریان اور لڑکی کے تولد مین ایک بکری ثابت ہوتی
ہی وہ راجح اور قوی ہین اور یہی مطلب ہی یہ سب مضمون سفر السعادۃ کی شرح مین شیخ
عبد الحق دہلوی نے لکھا ہی پانچوین وجہ یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت امام حسنؑ
کے تولد مین جو ایک بکری ذبح کی تو اس سے فقط اتنا معلوم ہوا کہ یہ لازم نہین ہی کہ دونون بکریان
پیدا ہونیکے ساتوین ہی دن ذبح کرین تو بس اسمین احتمال ہی کہ آنحضرتؐ نے ایک بکری امام
حسنؑ کے تولد کے دن ذبح کی ہو اور دوسری ساتوین دن یہ مضمون مرقات کا ہی اور محققون نے

مقام پر یہ اختیار کیا ہی کہ بہتر اور افضل تو یہ کہ لڑکے کے لیے دو بکریان ہوون پھر اگر ایک
ہی ہو تو بھی جائز ہی اور لڑکی کے واسطے ایک ذبح کرین اور جاننا چاہیے کہ لڑکے کے تولد
سے بہت خوشی نکرین اور لڑکی کے تولد مین غمگین نہو وین کہ لڑکیون کا ثواب بہت ہی اور بہت
لڑکیون والون نے آرزو کی ہی کہ کاش ہمارے لڑکا نہوتا لڑکی ہوتی یہ مضمون مسائل اربعین
اور سراج المنیر کا ہی تیسرا وقیقہ اس بیان مین کہ عقیقہ سنت ہی یا واجب سو جاننا چاہیے
کہ امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک عقیقہ سنت ہی شرح سفر السعادة مین ہی العقیقة سنة
مُؤَکَّدَةٌ لِلْخَبَرِ السَّابِقِ وَغَیْرِهٖ یعنی عقیقہ سنت مؤکدہ ہی اگلی حدیث کی دلیل سے اور
سوا اسکے اور حدیثین بھی موجود ہین اور ایک روایت مین ہی کہ امام احمد کے نزدیک واجب ہی
لیکن امام اعظم کے نزدیک سنت نہین مباح ہی فی الرسالة المنظومة حقیقة العقیقة
نَاقِلًا عَنْ مَجْمُوْعِ الرِّوَایَاتِ اَلْعَقِیْقَةُ سُنَّةٌ عِنْدَ الشَّافِعِیِّ وَوَاجِبَةٌ عِنْدَ
بَعْضِ النَّاسِ وَعِنْدَنَا لَیْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَّلَا سُنَّةٍ لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
نَسَخَتِ الْاُضْحِیَّةُ کُلَّ دَمٍ قَبْلَهَا یعنی اوس رسالے مین جسکا نام حقیقة العقیقة ہی مجموع
الروایات سے نقل کر کے لکھا ہی کہ عقیقہ امام شافعی کے نزدیک سنت اور بعضے لوگون کے
نزدیک واجب ہی اور ہمارے عالمون کے نزدیک نہ واجب ہی نہ سنت ہی اسواسطے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی نے اپنے پہلے کے سب خون منسوخ کر دیے
اور بعضون نے یہ زعم کیا ہی کہ عقیقہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک بدعت ہی لیکن محققین
حنفیہ اسطرف گئے ہین کہ بدعت کی نسبت امام صاحب کی طرف صریح افترا ہی بلکہ
حنفیون کے نزدیک عقیقہ مستحب ہی اور امام محمد کی موطا مین ہی کہ عقیقہ جاہلیت کی رسم
تھی سو پہلے اسلام مین جاری رہی پھر اسکے بعد قربانی نے سب اگلے ذبح منسوخ کر دیے

جیسے کہ رمضان کے روزون نے سب روزے منسوخ کر دیے اور جیسے جنابت
کے غسل نے سارے پہلے غسل منسوخ کر دیے اور زکوۃ نے بالکل بیشتر کے
صدقے منسوخ کر دیے ایسا ہی مضمون شرح سفر السعادۃ کا ہے تنبیہ عقیقہ اس مین
دو تتمے ہین پہلا تتمہ اس مین کئی فائدے مذکور ہین جو عقیقے سے تعلق رکھتے ہین
سو معلوم کیا چاہیے ایک لڑکون کا حق ما باپ کے ذمے پر یہ ہی کہ پیدا ہونے سے
ساتوین دن لڑکے کا عقیقہ کرین لیکن اوس لڑکے کے مال سے نکرین پھر اگر اوسکے
مال سے کیا تو تاوان یعنی بدلا دینا لازم ہوگا سو اگر باپ کو عقیقے کا مقدور نہو اور ما سے
ہو سکتا ہو تو ما ہی کر دے چنانچہ شرح سفر سعدے مین لکھا ہی الخطاب بہا لمن علیہ
نفقۃ الولد فلیس للولی فعلہا من مال ولدہ لانہا تبرع فان فعل ضمن ولا
تخاطب بہا الام الا عند اعسار الاب یعنی عقیقے کا حکم اوسے پر ہی جس پر
لڑکے کا کھانا کپڑا واجب ہی سو لڑکے کے ولی کو اوسکے مال سے عقیقہ
کرنا درست نہین اسواسطے کہ عقیقہ نفل ہی اپنی طرف سے احسان سو اگر اوسکے مال سے
کیا تو ضمان دینا ہوگا اور ما کو عقیقے کا حکم نہین مگر جب باپ بے مقدور ہو تو البتہ ما کرے
اور عقیقہ کیا ہی لڑکا پیدا ہونے مین دو بکریان اور لڑکی کے تولد مین ایک بکری ذبح کرنا
اور اگر ساتوین دن عقیقہ نہو سکے تو امام شافعی سے روایت ہی کہ چودھوین دن کرے اور
اگر اوسدن بھی نہو سکے تو اکیسوین دن کرے اور اگر اوسدن بھی اتفاق نہو تو
اٹھائیسوین دن کرے اور اگر اوسدن بھی رہجاوے تو پینتیسوین دن کرے
اور اگر اوسدن بھی موقوف رہے تو جب بیالیس دن گذرین تب یہ سنت ادا کرے
اسیطرح سات سات دن بڑھاتا جاوے پھر اگر مہینے گذر جاوین تو بھی سات
کا حساب لگاتا جاوے مثلاً سات مہینے بعد یا چودہ مہینے بعد یا اکیس مہینے بعد پھر اسیطرح برسون
مین جیسے سات برس یا چودہ برس یا اکیس برس اور علی ہذا القیاس اور امام احمد سے

ایک روایت یہ ہی کہ فرزند نر کے تولد مین ایک بکری تو اوسکے پیدا ہونے کے دن ذبح کرین اور دوسری ساتوین دن اور عقیقے کے جانور مین شرط ہی کہ سوٹا اور تندرست اور ہاتھ پاؤن سے سلامت ہو جیسے قربانیکا جانور چنانچہ شرح المقدمہ مین ہی وَہِیَ کَالْاُضْحِیَةِ فِیْ سِنِّہَا وَجِنْسِہَا وَسَلَامَتِہَا مِمَّا یَمْنَعُ الْاِجْزَاءَ وَفِیْ اَفْضَلِہَا وَالْاَکْلِ مِنْہَا وَالتَّصَدُّقِ وَالْاِہْدَاءِ وَالْاِدِّخَارِ وَفِی امْتِنَاعِ نَحْوِ الْبَیْعِ وَفِی التَّعَیُّنِ بِالتَّعْیِیْنِ وَاعْتِبَارِ النِّیَّةِ وَفِیْ غَیْرِ ذٰلِکَ یعنی قربانی کے جانور کی طرح عقیقے مین جانور کا بہی لحاظ کرین اوسکی عمر مین یعنی جیسا وہ دنا ہوا چاہیے ویسے ہی یہ اور جنس مین یعنی جیسے قربانی کرنا مینڈہے اور دنبے اور اونٹ اور گائے کی جنس سے درست ہی ویسے ہی عقیقہ درست ہی اور جیسا اوسکا بدن بے عیب چاہیے کہ قربانی کو کفایت کرے ویسا ہی یہ اور جیسا اوسمین اچھا جانور چاہیے ویسے ہی اسمین اور جو اوسکو کھاوے سو اسکو کھاوے اور جیسے اوسکو خیرات کرین ویسے اسکو خیرات کرین اور جیسے وہ دوستونکو تحفہ بھیجا جاوے ویسے ہی یہ اور جیسا وہ باسی رکھا جاوے ویسے ہی یہ اور جیسا اوسکا بیچنا منع ہی ویسا ہی اسکا اور جیسا وہ معین کرنیسے معین ہوجاتا ہی ویسے ہی یہ اور جیسے اوسمین نیت کا اعتبار ہی ویسے ہی اسمین اور اسکے سوا اور چیزونمین قربانی اور عقیقے کا ایک حکم ہی اور عقیقے کے جانور کی ہڈیان اسطرح علیحدہ کرین کہ ٹوٹنے نپاوین اسواسطے کہ ہڈی نہ ٹوٹنے مین لڑکے کی سلامتی کی تفاؤل ہی اور یہی امام مالک کا مذہب ہی شرعۃ الاسلام کی شرح مین ہی وَلَا یُکْسَرُ لِلْعَقِیْقَةِ عَظْمٌ مِنْ عِظَامِہَا بَلْ یُقْطَعُ مِنَ الْمَفَاصِلِ کہ عقیقے کی ہڈی نہ توڑی جاوے بلکہ جوڑ سے

پھر الیا جاوے اور مشکوۃ کے ترجمے مین ہی کہ امام شافعی کے نزدیک یہ ہی کہ ہڈی توڑی
جاوے اور میزان شعرانی مین ہی کہ امام شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک مستحب ہی کہ ہڈی نہ توڑی
جاوے اور بعضے علما ہڈی توڑنیکو مستحب کہتے ہین کہ اسمین لڑکے کی تواضع اور انکسار کی
فال ہی جاننا چاہیے کہ بہتر تو یہ ہی کہ عقیقے کو لڑکے کا باپ یا دادا یا چچا ذبح کرے یا انکا نایب
یعنی جسکو یہ کہین وہ ذبح کرے اور نہین تو جو کوئی ہو اور یہ بھی عقیقے کے تابع ہی کہ بعد ذبح کے
مولود کے سر کے بال منڈوا کے بالون بھر چاندی یا سونا تول کے محتاجون کو دے دیوین
اور بال زمین مین گاڑ دین یہ مضمون طیبی شرح مشکوۃ کا ہی اور اس لڑکے کے سر پر کوئی
خوشبو کی چیز جیسے زعفران اور صندل لین اور جاہلیت کی رسم تھی کہ جب جانور ذبح کرنیکا
ارادہ کرتے تھے تو اوس جانور کے تھوڑے سے بال لیکر اوسکی گردن کی رگونکے مقابل رکھتے
تھے اور جو خون اون رگون سے نکلتا تھا اوسمین اون بالون کو ڈبو کے سر پر ملتے تھے کہ خون
کی لکیرین اوسکے سر پر بن جاوین بعد اوسکے سر کو دھو کر منڈواتے تھے اسکو تدمیہ کہتے ہین
یہ بری رسم ہی اس سے پرہیز کرین فِی شَرحِ المَقَاصِدِ وَیُکرَہُ تَلطِیخُ رَاسِ المَولُودِ بِالدَّمِ لِاَنَّہٗ
فِعلُ الجَاھِلِیَّۃِ اور مشکوۃ مین بریدہ اسلمی سے روایت ہی کہ وہ کہتے ہین کہ کُنَّا فِی الجَاھِلِیَّۃِ
اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاۃً وَّلَطَّخَ رَاسَہٗ بِدَمِھَا فَلَمَّا جَاءَ الاِسلَامُ کُنَّا نَذبَحُ الشَّاۃَ
یَومَ السَّابِعِ وَنَحلِقُ رَاسَہٗ وَنُلَطِّخُہٗ بِزَعفَرَانٍ رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ وَزَادَ رَزِینٌ وَّنُسَمِّیہِ یعنی جاہلیت
کے زمانے مین ہمارا یہ حال تھا کہ جب ہم مین کسی کے لڑکا پیدا ہوتا تھا تو ایک بکری ذبح
کرتے تھے اور اوسکا خون اوس لڑکے کے سر پر لگاتے تھے پھر جب اسلام آیا
تو ہم ساتوین دن بکری ذبح کرتے تھے اور اوسکا سر منڈواتے تھے اور سر پر زعفران
لگا دیتے تھے اس حدیث کے راوی ابو داؤد ہین اور رزین نے اتنی لفظ اور بڑھائی
ہی کہ ہم اوسکا نام رکھدیتے تھے اور خطابی کہتے ہین کہ اوس لڑکے کا سر خون سے
بھر کر نجس کرنا کیونکر درست ہو حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ مولود سے

ایذا کی چیز اور نجاست دور کرو اور عقیقے کا گوشت بانٹنے کا مستحب طریقہ یہ ہی کہ سر اوس
جانور کا مونڈنے والے کو دین اور ایک ران دائی جنائی کو دین بعد اوسکے باقی گوشت
کے تین حصے کرین سو ایک حصہ تو فقیرون محتاجون کو دین اور دو حصے اقربا اور ہمسایون
تقسیم کرین یہ تقریر مسائل اربعین کی ہی اور عقیقے کا چمڑا اور سر اور پائے کا گاڑنا جو مشہور ہی
سو اوسکا کسی کتاب مین کچھ اثر نہین معلوم ہوتا تو ظاہر یہ ہی کہ نا جائز ہو اسلیے کہ
اسمین تلف مال ہی اور مال کا تلف کرنا شرع مین درست نہین اور امام شافعیؒ کے مذہب
کی کتابون مین مذکور ہی کہ عقیقے کا گوشت پکا کر تقسیم کرنا بہتر ہی اور اگر شیرین پکوا دین
تو اور بھی بہتر ہی کہ اس مین لڑکے کی شیرینی اخلاق کی فال ہی چنانچہ یہ مضمون شرح
مقدمہ مین موجود ہی وَاَنْ يُطْبَخَ بِحُلْوٍ تَفَاؤُلًا بِحَلَاوَةِ اَخْلَاقِ الْمَوْلُوْدِ اور یہ جو مشہور ہی
کہ عقیقے کا گوشت عقیقے والے ماباپ دادی دادا نانی نانا بہنی بیٹا پوتی پوتا نکھاوین
سو مسلمانون اور صالحون کی رسم ہی مَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ
بلکہ خاتم المحدثین نے حدیث كُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ سے نکالا ہی کہ اس حدیث
مین رہن کی لفظ کہ گرو کے معنی مین ہی فدیہ دینے پر دلالت کرتی ہی اسواسطے ماباپ
وغیرہ کو کہ اوسکی طرف سے فدیہ دینے کا ارادہ رکھتے ہین کھانا مکروہ ہی چنانچہ اسی سبب سے
مسلمانونکی عادت جاری ہی کہ ماباپ اس گوشت کو نہین کھاتے اور فقہا کی فہم کے موافق
اس حدیث مین اس معنی کی طرف لطیف اشارہ ہی چنانچہ یہ تقریر تحفۃ المشتاق فی
بیان النکاح والصداق مین موجود ہی اور عقیقے مین اونٹ اور گائے بھی ذبح کرنا درست ہی
اور ان دونونکا ساتوان حصہ بمنزلے ایک بکری کے ہی سُبُعُ الْبَدَنَةِ اَوِ الْبَقَرَةِ كَشَاةٍ شرح
مقدمہ کی عبارت موجود ہی یعنی ساتوان حصہ اونٹ یا گائے کا ایک بکری کا حکم رکھتا ہی
اور جب ارادہ ذبح کا کرے تو یہ دعا پڑھکے بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کرے اَللّٰهُمَّ
هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ ابْنِيْ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا

بجلدہٖ وشعرہا بشعرہٖ اللّٰھم اجعلھا فداءً لابنی من النار یعنی ای اللہ
یہ عقیقہ میرے بیٹے کا ہی جسکا فلانا نام ہی اسکا خون اوسکے خون کے بدلے
اور اسکا گوشت اوسکے گوشت کے بدلے اور اسکی ہڈی اوسکی ہڈی کے بدلے
اور اسکا چمڑا اوسکے چمڑے کے بدلے اور اسکے بال اوسکے بالون کے بدلے
اے خدا یا کردے اس عقیقے کو میرے بیٹے کا اول آگ سے پھر اگر ذبح کرنیوالا
لڑکے کا باپ نہو کوئی اور ہو تو اوسکا اور اوسکے باپ دونون کا نام لیکر یے
کہ یہ عقیقہ فلانے کے بیٹے فلانے کا ہی اور اگر مولود مؤنث ہو تو ضمیر مذکر کو
مونث کر دیوے یعنی دمھا بدمھا آہستہ پڑھے بعد اسکے یہ دعا بھی پڑھ لے تب ذبح
کرے اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاھِیْمَ
حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی مینے مونہ کیا اوسکی طرف جسنے زمین اور آسمان بنائے ابرہیم کے
دین پر ایکطرف کا ہوکر اور مین نہین شریک کرنیوالا بیشک میری نماز اور میری
قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کی طرف ہی جو پروردگار ہی عالم کا کوئی نہین
اوسکا شریک اور یہی مجکو حکم ہوا اور مین حکم بردارون سے ہون ای اللہ تجھی سے
اور تیرے لیے ہی سب کچھ اللہ کے نام سے مین شروع کرتا ہون اور اللہ بہت بڑا
ہی دوسرا تتمہ اسمین اون حقوق کا بیان ہی جو اولاد کے ماباپ کے ذمّے پر ہین تو
دریافت کیا چاہیے کہ ایک حق یہ ہی کہ اولاد پیدا ہو تو اوسکو نہلاوین اور سفید
کپڑے مین اوسکو لپیٹین اور زرد کپڑے سے بچاوین چنانچہ حقیقۃ العقیقہ
مین شرعہ سے نقل کرکے لکھا ہی کہ یُغْسَلُ وَیُلَفُّ الْمَوْلُوْدُ فِیْ خِرْقَةٍ بَیْضَاءَ نَقِیَّةٍ

وَلَا یُلَفُّ فِیْ خِرْقَةٍ صَفْرَآءَ دوسرا حق یہ ہی کہ اوسکے کانمین اذان کہے عَنْ
اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ
ابْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یعنی ابورافع سے روایت ہی کہ وہ کہتے ہین کہ دیکھا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کی اذان دیتے حضرت امام حسن کے کان مین جب وہ پیدا ہوے اور
مفتاح النجاۃ مین ہی کہ جب ایک امام دونون اماموں یعنی حسنین مین سے پیدا ہوے
تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داہنے کان مین اذان کہی اور بائین کان مین اقامت
اور امام حسین سے روایت ہی کہ جسکے کوئی اولاد پیدا ہووے تو چاہیے کہ داہنے کان مین اذان اور
بائین کان مین اقامت کہے اسکی برکت سے لڑکا مرض ام صبیان سے محفوظ رہے گا سید نے
مشکوۃ کی شرح مین لکھا ہی کہ کَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یُؤَذِّنُ فِی الْیُمْنٰی وَیُقِیْمُ فِی الْیُسْرٰی
اور شرح مقدمہ مین ہی کہ یُسَنُّ اَنْ یُؤَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْوَلَدِ الْیُمْنٰی وَاَنْ یُقَامَ فِی الْیُسْرٰی
لِلْاِتِّبَاعِ وَلِاَنَّہٗ یَمْنَعُ ضَرَرَ اُمِّ الصِّبْیَانِ اسکا مطلب وہی ہی جو امام حسین کی روایت کا ہی
جاننا چاہیے کہ اذان کہنا اسواسطے مسنون ہوا کہ لڑکے کو پہلے ہی دنیا مین آتے وقت اللہ تعالی
کا نام سنایا چاہیے پھر اذان کی تخصیص اسواسطے ہی کہ اس سے شیطان بھاگتا ہی اور رزین کی روایت
مین آیا ہی کہ قل ہو اللہ بھی پڑھے اور روضے مین ہی کہ مستحب ہی کہ لڑکے کے کان مین کہے اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنی ای اللہ مین اس اولاد کو اور
اوسکی اولاد کو تیری پناہ مین دیتا ہون شیطان مردود سے یہ مضمون مشکوۃ کی شرح اور شرح سفر السعادۃ کا بھی
تیسرا حق یہ ہی کہ اوس لڑکے کے تالو مین کوئی میٹھی چیز ملین جیسے خرما یا شہد اسمین تفاول ہی
کہ اوسکو اللہ ایمان کی شیرینی نصیب کرے حقیقۃ العقیقہ مین ہی وَیُحَنَّکُ بِالتَّمَرِ فِیْ تَاجِ الْمَصَادِرِ
اَلتَّحْنِیْکُ کام کودک مالیدن ای یُمْضَغُ لَہُ التَّمَرُ ثُمَّ یُلْعَمُ وَفِی الْعَیْنِیْ شَرْحِ الْبُخَارِیِّ وَیُسْتَحَبُّ
تَحْنِیْکُہٗ وَحَمْلُہٗ اِلٰی صَالِحٍ یُحَنِّکُہٗ کَانَ قُلْتَ مَا الْحِکْمَةُ فِیْ تَحْنِیْکِہٖ قُلْتُ قَالَ بَعْضُھُمْ یُصْنَعُ

فتلقه بالصبي ليتمرن على الاكل ويقوى عليه فيا سبحان الله ما اراد هذا الكلام وانى
زمنه للاكل من زمن التحنيك وهو حين يولد والاكل غالبا بعد سنتين او اقل او اكثر
والحكمة فيه انه يتفاءل له بالايمان لان التمر ثمرة الشجرة التي شبهها رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم بالمؤمن وبحلاوته ايضا والاولى في التحنيك التمر فان لم يتيسر فالرطب والا
فشيء حلو وعسل النحل اولى من غيره ثم ما لم تمسه النار یعنی تحنیک کیا جاوے لڑکا چھوہارے
سے تاج المصادر لغت کی کتاب مین لکھا ہے کہ تحنیک کے معنی لڑکے کا تالو ملنا مطلب یہ ہے کہ چھوہارا
چبا کر اوسکو کھلانا اور عینی بخاری کی شرح مین ہے کہ مستحب ہے لڑکے کی تحنیک اور لیجانا کسی اچھے
آدمی پاس کہ وہ تحنیک کردے پھر اگر تو کہے کہ تحنیک مین کیا حکمت ہے تو مین کہونگا کہ بعضوں کا
قول تو یہ ہے کہ اسواسطے تحنیک کرتے ہین کہ اوسکو کھانے کی عادت ہووے یعنی وہ کھانیکا خوگر
ہو جاے اور قوت حاصل ہو اوسکو کھانے پر سو یہ بات بڑے تعجب کی ہے ای سبحان اللہ کہان کھانیکا وقت
کہان تحنیک کا وقت تحنیک پیدا ہونیکے وقت ہوتی ہے کھانا کم و بیش دو برس بعد ہوتا ہے حکمت اسمین لڑکے
کے ایمان کی تفاول ہے اسواسطے کہ چھوہارا ایسے درخت کا پھل ہے کہ اوسکو اور اوسکی شیرینی کو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن سے تشبیہ دی ہے اور بہتر یہ ہے کہ خشک چھوہارے
سے تحنیک کرین پھر اگر نہ میسر ہو تو تر ہی چھوہارا سہی اور یہ بھی نہو تو جو میٹھی چیز بہم پہونچے اور مکھی کا شہد
بہتر ہے اور شیرین چیز سے پھر اسکے بعد جو ایسی چیز ہو کہ آگ مین نہ پکی ہو روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے خرما چبا کر عبداللہ بن زبیر کے مونہہ مین ڈالا تو پہلی چیز کہ اوسکے شکم کے اندر گئی حضرت کے دہن مبارک کا
لعاب ہی تھا بعد اسکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرما انکے تالو مین ملا پہلا لڑکا کہ اسلام کے زمانے مین پیدا
ہوا ابن زبیر ہی تھے انکی پیدایش کی مسلمانون کو بڑی خوشی ہوئی تھی سبب یہ کہ لوگ کہتے تھے کہ یہودیون
نے سحر کیا ہے کہ مسلمانون کی اولاد نہ پیدا ہو یہ مضمون جامع شتی کا ہے چوتھا حق یہ ہے کہ اوسکو کسی
صالحہ شریف القوم عورت کا دودھ پلاوے فاسقہ اور اجلاف عورت کے دودھ سے بچاوے اور سنت تو یہی
ہے کہ خود ماہی پلاوے حدیث مین ہے لیس للصبي خير من لبن امه یعنی نہین بہتر ہے بچہ کے

حق مین اوسکی ماں کے دودھ سے یہ مضمون شرعۃ الاسلام کا ہی پانچوان حق یہ ہی کہ لڑکے کے رونے سے تنگدل اور ملول نہوا چاہیے کہ روتے وقت لڑکا حق تعالی کی حمد اور والدین کے لیے دعا اور استغفار کرتا ہی اور بعض اخبار مین وارد ہی کہ فرزند مومن چار مہینے تک لا الٰہ الا اللہ کہا کرتا ہی بعد اوسکے چار مہینے تک محمد رسول اللہ کہتا رہتا ہی بعد اسکے چار مہینے تک اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ کا ورد کرتا ہی اور کافر کا لڑکا بھی کلمہ پڑھتا ہی لیکن دعا اور استغفار کی جگہ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی وَالِدَیَّ کہتا ہی یہ سب تقریر شرح شرعۃ الاسلام مین ہی چھٹا حق یہ ہی کہ پیدا ہونیکے ساتوین دن اوس بچے کا اچھا سا نام رکھے شرعۃ الاسلام مین ہی وَیُحَسِّنُ اِسْمَ وَلَدِہٖ فَاِنَّہٗ یُدْعٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ وَیُسَمِّیْہِ بِاِسْمِ مِنْ اَسْمَاءِ الْاَنْبِیَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاَحَبُّ مَا یُسَمّٰی بِہِ الْوَلَدُ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَنَحْوُ ذٰلِکَ یعنی اچھا نام رکھے اپنی اولاد کا کہ قیامت کے دن وہ اپنے نام اور اپنے باپکے نام سے پکارا جائیگا اور پیغمبروں کے نام پر نام رکھے اور بہت بہتر نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہی اور اسکے سوا جس نام مین عبد کی لفظ یا امت کی لفظ ہو اللہ تعالی کے کسی نام کیطرف مضاف ہو جیسے عبد اللہ مذکر کا نام اور امۃ اللہ مونث کا نام یا اللہ دیا اور اللہ دی اور خدا بخش وغیرہ نام اور ترمذی مین ابن عمر کی روایت سے ثابت ہوا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتوین دن لڑکے کے نام رکھنے کا حکم کیا مشکوۃ مین ہی اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَصْدَقُہَا حَارِثٌ وَّھَمَّامٌ اِلٰی آخِرِہٖ یعنی بہت پیارا نام اللہ تعالی کے نزدیک عبد اللہ وعبد الرحمٰن ہی اور بہت سچا نام ہمام اور حارث ہی فائدہ عبد اللہ اور عبد الرحمٰن اسواسطے اچھا نام ہی کہ اس نام سے

بندگی کی صفت کہ حقیقت انسان کی ہی اللہ تعالی کے واسطے ثابت ہوتی ہی اور ہمام اور حارث
اسواسطے بہتا نام متعزر ہوا کہ ہمام کے معنی ہین اندوہناک اور کوئی شخص دنیا مین غم اور اندوہ
سے خالی نہین اور حارث مشتق ہی حرث سے جسکے معنی کسب اور زراعت کے ہین
اور دنیا مین سب لوگ کاسب ہین جو کچھہ یہان بوئینگے وہان کاٹینگے اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ
الْاٰخِرَۃِ اور یہ بھی روایت ہی کہ خَیْرُ الْاَسْمَآءِ مَا حُمِّدَ وَمَا عُبِّدَ یعنی بہتر نام
وہ ہی جو حمد اور عبد سے نکلا ہو جیسے محمد اور احمد اور عبداللہ اور عبدالکریم اور سنن نسائی اور
ابو داؤد مین وہب جشمی سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تَسَمَّوْا
بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِیَاءِ یعنی نام رکھو پیغمبرون کے نام پر یہ حضرت نے بطریق استحباب فرمایا
کہ پیغمبر مخلوق مین افضل اور اکمل لوگ ہین تو انکے نام سب نامون سے اشرف اور افضل
ہوے سیوطی کی جامع صغیر مین ہی کہ طبرانی نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی کہ مَنْ
وُّلِدَ لَہٗ ثَلٰثَۃُ اَوْلَادٍ فَلَمْ یُسَمِّ اَحَدَ ھُمْ بِاسْمِ مُحَمَّدٍ فَقَدْ جَہِلَ یعنی جسکی تین اولادین ہوئین
اور اوسنے ایک کا نام بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر نرکھا تو بیشک اوسنے اسکا ثواب
نجانا اور بخاری اور مسلم اور ابوداؤد مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا تَسَمَّوْا بِاِسْمِیْ یعنی میرے نام پر نام رکھو جاننا چاہیے کہ حضرت کے
نام پر نام رکھنا مستحب ہی اکثر روایتون مین اسکی ترغیب اور بشارت واقع ہی کہ جسکا نام
محمد ہوگا اوسکی رسول خدا شفاعت کرینگے اور اوسکو بہشت مین لاوینگے چنانچہ صاحب
قصیدہ بردہ نے کہا ہی شعر فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ مُحَمَّدًا وَّھُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ +
اشرف الوسائل شرح شمائل مین ہی وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّتَحَرَّی التَّسْمِیَۃَ بِاِسْمٍ مِّنْ اَسْمَآئِہٖ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِخَبَرِ اَبِیْ نُعَیْمٍ قَالَ اللہُ تَعَالٰی وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَآ اُعَذِّبُ اَحَدًا تَسَمّٰی بِاِسْمِکَ
فِی النَّارِ یعنی اور لائق ہی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نام پر نام متبرک کیا
جاوے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی ابونعیم کی روایت سے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی

کہ مجھکو اپنی عزت اور جلال کی قسم کہ ہرگز نہ عذاب کرونگا کسیکو جسکا نام تیرے نام پر
ہوگا آگ مین اور بھی حدیث قدسی مین وارد ہی کہ اِنِّی اٰلَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ اَنْ لَّا اُدْخِلَ
النَّارَ مَنِ اسْمُہٗ اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ یعنی بیشک مینے قسم کھائی اور ٹھیرالیا اپنے نفس پر
کہ نہ داخل کرون آگ مین اوسکو جسکا نام احمد یا محمد ہو اور ایسے نام جنمین خصومت اور
بدخوئی نکلے ہرگز نہ رکھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ برا نام حرب
اور مُرّہ ہی کہ پہلے سے لڑائی اور خصومت اور دوسرے سے تلخی اور بدخوئی ظاہر ہوتی ہی
اور اون ناموں سے احتراز کرین جنسے بڑی شان اور بڑا مرتبہ معلوم ہو جیسے شاہنشاہ
اور ملک الاملاک حدیث مین آیا ہی ابو ہریرہ کی روایت سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خوار ترین ناموں مین اللہ تعالی کے نزدیک شاہنشاہ ہی
اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ لَا مَالِکَ اِلَّا اللہُ یعنی کوئی بادشاہ نہین سوا اللہ کے
اور صحیح مسلم مین ہی کہ سخت غضب مین اور بڑا خبیث وہ آدمی قیامت کے دن
خدای تعالے کے نزدیک ہوگا کہ اوسنے اپنا نام ملک الاملاک یعنی شاہنشاہ رکھا تھا کوئی
پادشاہ نہین اللہ تعالی کے سوا سو اب جاننا چاہیے کہ ان ناموں کے سوا جس
نام مین ایسا وصف پایا جاوے اوسکا یہی حکم ہی شان کے واسطے ایک دو نام لکھے گئے
یہ مضمون سفر السعادۃ کی شرح کا ہی ساتوان حق لڑکے کا ختنہ کرنا ہی مجمع البرکات
مین ینابیع سے نقل کرکے لکھا ہی لِلْاَبِ اَنْ یَّخْتِنَ وَلَدَہٗ یعنی باپ کو چاہیے کہ اپنے
بیٹے کا ختنہ کرے اس مقام پر ختنے کے معنی لکھنا مناسب ہی سو جاننا چاہیے
کہ ختن فتح خای نقطہ دار اور سکون تای مثنات کے ساتھ ختنہ کرنا اور اگر خا اور تا
دونو کا زبر یعنی فتح پڑھو تو داماد اور خسر یعنی جورو کے باپ اور جورو کی طرف کے رشتہدار
کو کہتے ہین اور خِتان خے کے زیر یعنی کسرے کے ساتھ ختنہ اور مرد اور عورت کی
پیشاب کی جگہ کاٹنا اور ختنہ خا اور تے دونون کے زبر سے ساس یعنی جورو کی مان

یہ سب قاموس مین ہی اور جاننا چاہیے کہ امام اعظم اور مالک اور احمد اور اکثر
علما اور بعضے شافعیون کے نزدیک ختنہ کرنا سنت ہی اور شعار اسلام سے ہی
یہان تک اگر کسی شہر کے سب لوگ ملکر اتفاق کرین کہ ختنہ نکیا چاہیے
تو حاکم کو چاہیے کہ اونسے لڑے یہ مضمون محیط سے منقول ہی اور فتاوای قاضی خان
مین بھی ہی اِذَا اجْتَمَعَ اَهْلُ مِصْرٍ عَلٰی تَرْكِ الْخِتَانِ قَاتَلَهُمُ الْاِمَامُ كَمَا يُقَاتِلُهُمْ
فِيْ تَرْكِ سَائِرِ السُّنَنِ اور ختنے کی سنیت کی مؤید امام احمد کی مسند مین حدیث ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْخِتَانُ سُنَّةٌ لِلرِّجَالِ وَمَكْرُمَةٌ لِلنِّسَاءِ
اور اکثر شافعیون اور بعضے مالکیون کے نزدیک واجب ہی اور دونون گروہ کی
دلیلین بڑی بڑی کتابون مین موجود ہین جسکو دیکھنا ہو دیکھلے اور وقت
ختنے مین بھی اختلاف ہی امام اعظم سے منقول ہی کہ لَا عِلْمَ لِيْ بِذَا لِلشَّافِعِيْ مجکو
ختنے کے وقت کا کچھ علم نہین اور کوئی قطعی دلیل اسپر قائم نہین اور صاحبین
یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد سے بھی اس مقدمے مین کچھ ثابت نہین اور شمس الائمہ
سے روایت ہی کہ ختنے کا وقت اوس وقت سے شروع ہوتا ہی کہ لڑکا ختنے
کی تکلیف کو سہ سکے اور باقی رہتا ہی جبتک بالغ نہو جاوے چنانچہ فتاوای
قاضی خان مین یہ مضمون موجود ہی وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ لَمْ يُقَدِّرْ وَقْتَ الْخِتَانِ
قَالَ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ الْحَلْوَانِيُّ وَقْتُ الْخِتَانِ حِيْنَ يَحْتَمِلُ الصَّبِيُّ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يَبْلُغَ اور
بعضے کہتے ہین کہ ختنہ پیدا ہونیکے ساتوین دن کیا چاہیے اور
بعضون نے سات برس کے بعد تجویز کیا ہی اور بعضون نے
نو برس کے بعد اور فتاوای قاضی خان مین ہی کہ اگر نو برس سے

کم عمر مین ختنہ کر ڈالا تو بہتر ہی اور اگر کچھ تھوڑی زیادہ عمر کے بعد کرین تو بھی کچھ
ڈر نہین اور وہ عبارت یہ ہی وَیَنْبَغِی اَنْ یُخْتَنَ الصَّبِیُّ اِذَا بَلَغَ تِسْعَ سِنِیْنَ فَاِنْ خَتَنُوْہُ
وَھُوَ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِکَ فَحَسَنٌ وَاِنْ کَانَ فَوْقَ ذٰلِکَ قَلِیْلًا قَالُوْا لَا بَاْسَ بِہٖ اور بعضون
نے دس برس بعد اختیار کیا ہی اور بعضے شافعیون نے یہ اختیار کیا ہی
کہ لڑکے کے ولی پر واجب ہی کہ قبل بلوغ کے اوسکا ختنہ کر ڈالے اور
صحیح مذہب یہ ہی کہ لڑکے کا حال دیکھین اگر اوسکو طاقت ہو تو تاخیر نکرین اور
اگر ضعیف ہو تو قوت آنے تک دیر نگ مضایقہ نہین چنانچہ یہ مضمون مجمع البرکات
مین موجود ہی وَالصَّحِیْحُ مَا قَالَہٗ اَبُوْحَنِیْفَۃَ بِاَنَّہٗ لَا یُوَقَّتُ وَلٰکِنْ یُنْظَرُ اِلٰی
حَالِ الصَّبِیِّ فَاِنْ کَانَ بِہٖ مِنَ الْقُوَّۃِ مَا یُطِیْقُ ذٰلِکَ فَاِنَّہٗ لَا یُؤَخَّرُ وَاَمَّا اِذَا کَانَ
ضَعِیْفًا فَاِنَّہٗ یُؤَخَّرُ اِلٰی اَنْ یَّقْوٰی ثُمَّ یُخْتَنَ کَذَا فِی کَنْزِ الْعُبَّادِ اور صحیح بخاری اور
صحیح مسلم مین ابوہریرہؓ کی روایت سے ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کا
ختنہ اسّی برس کی عمر مین واقع ہوا اور تفسیر زاہدی مین ہی کہ رُوِیَ اَنَّ
اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اخْتَتَنَ وَھُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً بِالْقَدُوْمِ یعنی
روایت ہی کہ حضرت ابراہیمؑ کا ختنہ قدوم مین ہوا اور وہ اسّی برس کے
تھے اور حضرت اسحاقؑ کا ختنہ پیدا ہونے سے ساتوین دن ہوا اور حضرت
اسمٰعیلؑ کا تیرھوین برس تو حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد مین یہ سنت جاری ہی کہ
تیرھوین برس ختنہ کیا کرتے ہین یہ تقریر شرح سفر السعادۃ مین ہی اور مواہب لدنیہ
مین ہی کہ فخر الدین رازی نے ختنے کی مشروعیت کی حکمت مین عجیب نکتہ لکھا ہی
کہ جب تک ختنہ نہووے اور سرِ ذکر کھلڑی مین چھپا رہے تب تک آلہ مجامعت
نرم ہوتا ہی اور صحبت کے وقت لذت زیادہ ملتی ہی اور جب وہ چمڑا کٹ گیا اور سرِ ذکر ظاہر ہو گیا
تو اوسمین کچھ کرختگی آجاتی ہی تو اس صورت مین وہ پہلی لذت کم ہوجاتی ہی

حاصل یہ کہ جو عضو چھپا رہتا ہی اوسمین حس اور لمس زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت کھلے
عضو کے چنانچہ زبان اور لبون سے یہ تجربہ ظاہر ہی اور شریعت کے حکمون مین
درمیان کی راہ اور اعتدال ہی نہ افراط اور تفریط سوا سیواسطے نہ ایسا
چھوڑتے ہین کہ بہت افراط سے لذت ہو نہ ایسی تدبیر کرتے ہین کہ بالکل
لذت باقی ہی نرہے بلکہ ختنہ کرڈالتے ہین کہ اس مین اعتدال نہ فوت ہووے
یہان ختنے کے لگاو کے کئی مسئلے ذکر ہوتے ہین اونکو یاد رکھنا چاہیے
پہلا مسئلہ جس لڑکے کا ختنہ ہوا اور اوسکا چمڑا جتنا چاہیے اوتنا
نہ کٹا اگر آدھے سے زیادہ کٹا تو اوسپر ختنے کا حکم جاری ہوگیا اور سنت
ادا ہوگئی اور اگر آدھا یا آدھے سے کم کٹا تو اوسکا ختنہ نہوا اور سنت باقی رہی
ادا نہوئی دوسرا مسئلہ ایک ایسا لڑکا ہو کہ بغیر ختنہ کیے ہوے اوسکا اوتنا بدن
ظاہر ہو جتنا ختنے سے ظاہر ہوتا ہی اور اوسکو جو کوئی دیکھے تو یہ جانے کہ اسکا
ختنہ ہوگیا ہی اور اوسکا ختنہ بغیر ایذا اور تکلیف کے ممکن نہین تو اوسکو کسی سیانے
حجام کو دکھلائین پھر اگر وہ کہے کہ اسکا ختنہ کرنے سے حد سے بڑھ جائیگا تو ختنہ
نکرین اسقدر سے اوسپر سے ختنے کا حکم اوتر گیا تیسرا مسئلہ
ایک بڈھا کافر مسلمان ہوا اور حجام نے کہا کہ اسکو ختنے کی طاقت
نہین تو اوسکا ختنہ نکرین اور یہی حکم اوس مسلمان کا ہی جو بڈھا ہوگیا
اور اوسکا ختنہ نہوا یہ تینون مسئلے فتاوای قاضی خان مین ہین چوتھا
مسئلہ جو لڑکا بالغ ہوگیا اور اوسکو ختنے کی طاقت حاصل ہی تو اگلے
حنفی علما اوسکا ختنہ منع کرتے تھے تاکہ اس سنت کے ادا کرنے مین ستر
چھپانا کہ فرض ہی ترک نہووے پچھلے عالمون نے از راہ مصلحت جہان
مرتد ہونیکا خوف ہو ایسے شخص کا ختنہ جائز رکھا ہی اور شافعی لوگ تو ختنے کو

فرض کہتے ہین تو اونکے نزدیک مرتد ہونیکا خوف ہو یا سنہو دونون
صورتین ختنہ ضروری کرنا چاہیے یہ مضمون خاتم المحدثین نے اپنے
کسی رسالے مین لکھا ہی اور بعضون نے اس صورت مین یہ اختیار کیا ہی
کہ اگر ہو سکے تو وہ شخص خود اپنے ہاتھ سے اپنا ختنہ کر لیوے یا کسی عورت
سے کہ ختنہ کرنا جانتی ہو نکاح کر لے وہ ختنہ کر دے یا ایسی لونڈی مول لے
جس سے ختنہ ہو سکے چنانچہ فتاوای عالمگیریہ مین یہ مضمون موجود ہی اوسکی
عبارت یہ ہی وَقِیلَ فِی خِتَانِ الْکَبِیرِ اِذَا اَمْکَنَ اَنْ یَخْتِنَ نَفْسَہٗ فَعَلَ وَاِلَّا لَمْ یَفْعَلْ اِلَّا
اَنْ یُمْکِنَہٗ اَنْ یَتَزَوَّجَ اَوْ یَشْتَرِیَ خَتَّانَۃً فَتَخْتِنَہٗ پانچوان مسئلہ سنت یہ ہی کہ ختنہ پیر کے
دن آفتاب ڈھلے کرین اور اتوار کے دن مکروہ ہی جواہر الفتاوی مین ہی اَلسُّنَّۃُ فِی الْخِتَانِ
اَنْ یَکُوْنَ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَانِ بَعْدَ الزَّوَالِ وَیُکْرَہُ یَوْمَ الْاَحَدِ لِاَنَّہٗ لِلْبِنَاءِ
وَالزِّیَادَۃِ وَھٰذَا نُقْصَانٌ یعنی ختنے مین سنت یہ ہی کہ پیر کے دن کیا جاوے
زوال کے بعد اور اتوار دن مکروہ ہی اسواسطے کہ اتوار کا دن بنانے اور
زیادتی کے واسطے ہی اور ختنہ نقصان اور کم کرنیکا نام ہی آٹھوان حق یہ کہ
جب اولاد کو دین کا علم سکھلاوے بیہودہ نہ پڑھاوے نوان حق یہ کہ جب اولاد
بالغ ہو جاوے تو اگر لڑکا ہی تو کسی شریف القوم عورت سے اوسکا

نکاح کردے اور اگر لڑکی ہی تو اوسکو بھی کسی پرہیزگار آدمی سے بیاہ دے اور فاسقہ عورت
اور بد وضع مرد سے لڑکی لڑکا دونوں کو بچاوے کہ اس مین دین و دنیا دونوں کا نقصان ہی اور بہت سا
مہر نہ مقرر کرے کہ مہر کی خوبی تھوڑے ہی مین ہی چنانچہ عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خَیْرُ الصَّدَاقِ اَیْسَرُہٗ یعنی اچھا مہر وہ ہی جو تھوڑا
ہو اس حدیث کے راوی ابو داؤد ہین اور حاکم نے اسکو صحیح تبلایا اور کمتر حد مہر کی
دس درم شرعی جسکے ساڑھے اکتیس ماشے ہوتے ہین اور اکثر کی حد مقرر نہین اور
اوسکی تفصیل تحفۃ المشتاق فی بیان احکام النکاح والصداق مین ہی اس مختصر مین اوسکی
گنجایش نہین فائدہ مصنف نے اس رسالے کے آخر مین لکھا ہی کہ جو ماں باپ کا حق
اولاد پر اور استاد کا حق شاگرد پر اور پیر کا حق مرید پر ہی اسکا بیان جہادیہ رسالے مین خوب
تشریح سے ہمنے لکھا ہی اس رسالے مین تطویل کے سبب سے نہ بیان کیا جسکو
دیکھنا ہو تلاش کرکے اوسمین دیکھ لے وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف خداوند عالم کو لائق ہی جس نے انسان کو حالات مختلف پر کبھی لڑکا اور کبھی جوان اور کبھی
بڈھا بنایا اور رحمت کاملہ نازل ہو اوسکے رسول مقبول پر جس نے ہر حال کا حکم جدا جدا فرمایا اور ہر وقت
مین بہبود کا راستہ دکھایا صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین امابعد ہر چند اس رسالے مین احکام
عقیقے کے بخوبی بیان ہوے لیکن بعد عقیقے کے جو طریقہ لڑکے کے ساتھ برتنا چاہیے اور جسطرح اوسکو علم اور
ادب سکھانا مناسب ہی مذکور نہو الہذا چند سطرین اس امر کے بیان مین لکھی جاتی ہین جاننا چاہیے کہ تا امکان بچے کو ماں ہی
دودھ پلاوے اگر ماں کے دودھ نہو یا کچھ اور عذر ہو تو کسی عورت صالح نیک شریف سے دودھ پلوا اور رذیل اور بدکار عورت
کا دودھ پلانا نچاہیے کہ بچے مین دودھ کا اثر ہوتا ہی اور جس وقت دودھ پلانے
قبلہ رو بیٹھے اور بسم اللہ کہے اور جب پی چکے اوسکا مونہ رومال سے صاف

کرے اور بعد فراغت کے بول و براز سے اوسکے جسم کو پانی سے پاک کرے اور اوسکے
تمام بدن کو نجاست سے پاک رکھا کرے اور صبح و شام یہ دعا پڑھ کے اوس پر دم کرے
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ اور الحمد
ستتر مرتبہ پڑھے اگر نہو سکے تو سات بار پڑھ کر دم کیا کرے اور جب بچے کو واسطے سلانے کے لوری
دے یا جھولے مین جھلائے جو کلمے بیہودہ خلاف شرع عورتون مین مروج ہین نہ کہے بلکہ کلمات
پاک مانند حَسْبِيْ رَبِّيْ جَلَّ اللّٰهُ مَا فِيْ قَلْبِيْ غَيْرُ اللّٰهِ نُوْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ کہا کرے کہ انکے کہنے مین بہت بڑا ثواب ہوتا ہے اور
انکی برکت سے بچہ ہر آفت و بلا سے محفوظ رہتا ہے اور بچے کو کوئی چیز حرام یا ناپاک پلانے کی
ہرگز نہ پلائے اور نہ کھلائے اگرچہ بطریق دوا کے ہو اور جب کچھ بولنے لگے اللہ کا نام اوسکو
سکھلائے اور جب زیادہ بولنے لگے تو کلمہ طیب پڑھائے اور آہستہ آہستہ نودونہ نام یاد
کروائے اور کلمات فحش اور بیحیائی اور دشنام کے بولنے سے روکے اور اسطرح کے
کلام سے منع کیا کرے اور پاک و ناپاک اور حرام و حلال سے آگاہ کرے اور طریقہ آداب
و سلام کا سکھلائے اور وقت کھانا کھانے کے اول دونون ہاتھ دھولایا کرے
اور ادب سے بٹھلا کے بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھلانا شروع کرے اور بعد فراغ کے
الحمد للہ پڑھے اور دونون ہاتھ دھوئے اور پانی پینے کے وقت بھی اول بسم اللہ اور آخر
الحمد للہ کہے اور ستر کے ڈھانکنے کی عادت ڈالے اور اوسکے کھولنے سے روکا کرے
کہ بے ضرورت برہنہ نہ ہوا کرے اور موافق شرع کے اور مطابق سنت کے کپڑے پہنایا
کرے کرتا ہو تو چاک گریبان کا سینے پر رکھے اور پائجامہ نصف ساق تک ہو یا زیادہ گٹون
نیچا نکرے کہ ٹخنا ڈھکے کہ یہ درست نہین ہے اور لڑکے کو کپڑے سرخ اور زرد اور ریشمی
غیر شرعی ہرگز نہ پہنائے اور سر پر چوٹی اور پٹہ اور گردہ نہ رکھے کہ منع ہے اور بچے کو جھوٹے
قصے اور بیہودہ حکایتین نہ سنایا کرے بلکہ حالات پیغمبرون کے اور حکایات بزرگون کے

سناتا ہے اور کلمات حکما اور علما کے یاد کرانے اور جب بچے مین طاقت ہو اوسکا ختنہ
کرنا چاہیے اور سات برس سے زیادہ دیر کرنا اچھا نہین ہے اور وقت ختنے کے نشے
کی چیز کھلانا یا پلانا روا نہین اور تقریب ختنے کے شادی کرنا بطریق مسنون جائز ہے
لیکن رسوم خلاف شرع اور اسراف بیجا کرنا نچاہیے اور جب ہوشیار ہو توکسی اوستاد
دیندار پرہیزگار کے پاس واسطے پڑھنے قرآن شریف کے بٹھائے اگر حفظ کرے
تو بہت بہتر ہے ورنہ ناظرہ تمام قرآن مجید پڑھوالے اور بدون قرآن شریف تمام ہوسے
کوئی کتاب شروع نکروائے اور نماز کے سکھلانے مین کوشش بہت کرے اور نماز
کے واسطے تنبیہ اور زجر بھی کرے اور پہلے آداب استنجا کرنے کے تعلیم کرے
کہ وقت بول و براز کے قبلے کیطرف مونہہ نکرے اور مکان استنجا ڈھیلے سے صاف
کرکے پانی سے پاک کرے اور طریقہ مسنونہ وضو اور غسل کا سکھلائے اور مسائل
نماز و روزہ سے خبردار کرے اور مسائل مختصرہ مثل احکام الایمان اور راہ نجات اور چہار باب
اور رسالا ئبد سنہ وغیرہ اور کتب مروجہ فارسی عقائد اور مسائل کی پڑھائے اور قواعد صرف و
نحو و منطق و معانی و فلسفہ و ریاضی کی تعلیم کرے اور تحصیل کتب دینیہ یعنی تفسیر قرآن
و حدیث شریف و فقہ مین بہت کوشش کرائے اور تعلیم خط نسخ اور نستعلیق اور حساب
و انشای روزمرہ کی بالضرور کرنا چاہیے اور صحبت فسق و فجور اور لہو و لعب سے روکتا رہے
اور کسی وقت مشق گھوڑا دوڑانیکی اور فن سپاہ گری کی بھی کروایا کرے اور جب سن بلوغ کو پہونچے
تو کسی لڑکی عفیفہ ہوشیار پڑھی ہوئی سے اوسکی نسبت کرے اور تا امکان اپنے قبیلے
اور عشیرے مین کرے اور پھر اوسکا نکاح بطریق مسنون بغیر اسراف مال اور ارتکاب بدعات
اور رسوم منہیہ کے کردے اور احکام نکاح مسنون کے اور بیان بدعات اور رسوم کا کہ جنکے
کرنے سے نکاح مین فساد پیدا ہوتا ہے کتاب تحفۃ الزوجین اور ہادی الناظرین تصنیف
نواب محمد قطب الدین خانصاحب مین بتفصیل تمام مذکور ہین موافق اونکے عمل مین لائے

یہ حقوق اولاد کے والدین کے ذمے پر ہین حق تبارک وتعالی توفیق عمل کی بخشے آمین فقط

اور جو کوئی یہ کلمے اولاد کو سکھا وے کہ ہر روز پڑھ کر سو رہین اور اوٹھتے ہوے بعد کلمہ طیب کے پڑھاوین کہ عادت پڑجاوے + اللہ ایک ہی + اللہ سب سے بڑا ہی + اللہ سب جگہ ہی + اللہ ہمین دیکھتا ہی + اللہ ہمارا نگاہبان ہی + حضرت عبد اللہ میان فرماتے ہین کہ ان کلمون کی مزاولت سے ایسا مقام حاصل ہوتا ہی کہ ہر وقت گناہون سے محفوظ اور سایۂ آسیب سے وہ لڑ کا مصون رہتا ہی

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

خاتمۃ الطبع

شکر بے انتہا خداوند کبریا کو اور درود و سلام رسول مجتبے کو کہ رسالۂ عقیقہ تیسری مرتبہ باضافہ طریقۂ تربیت الطفال کے مطبع نظامی واقع کانپور مین باہتمام امیدوار رحمت ایزد منان **محمد عبد الرحمن** بن حاجی **محمد روشن خان** مغفور آخر شہر ربیع الاول ۱۳۰۹ ہجری مین چھپکر فائدہ بخشنے والا خاص و عام کا ہوا اللہ تعالی مسلمانون کو توفیق عمل کی دے اور مہتمم اور کارگزاران مطبع کا خاتمہ بالخیر کرے

وجہ مہر و دستخط

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے

محمد روشن خان حنفی سنہ ۱۲۸۳
محمد عبد الرحمن بن حاجی

العبد
[illegible] بن حاجی محمد روشن خان حنفی مہتمم مطبع